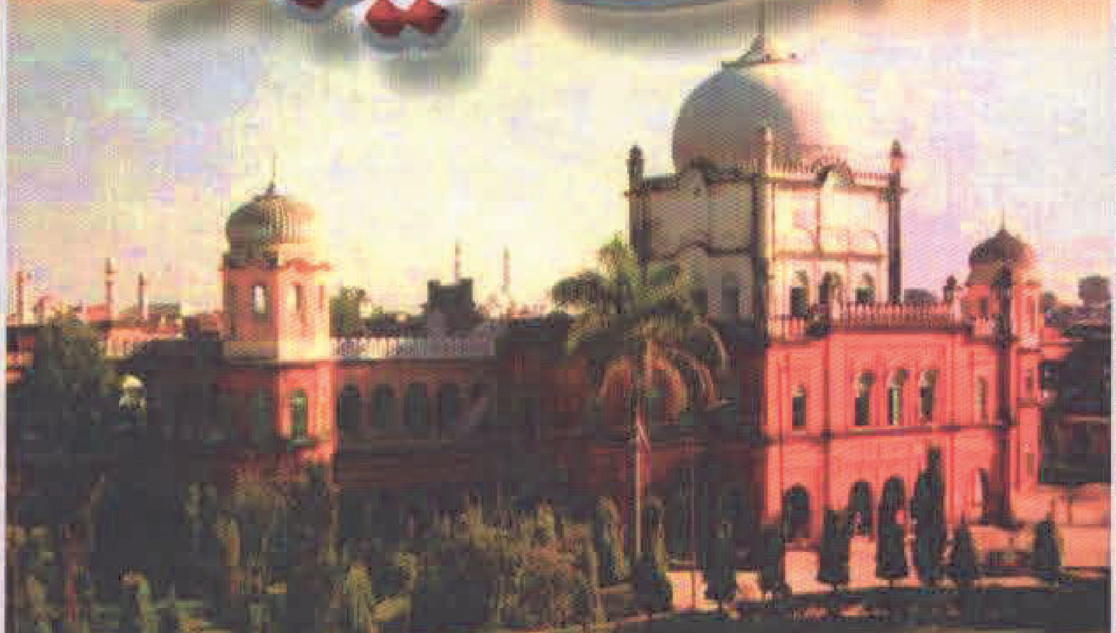
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ!

تُہمتِ وہابیت اور عُلمائے دیوبند



تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی صاحب مدظلہ العالی

پسند فرمودہ

حضرت مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾

''تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ۔''

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہ

ناشر

مکتبة الشیخ

۳/۴۴۵ بہادر آباد کراچی نمبر ۵

فون: ۰۲۱۳-۴۹۳۵۴۹۳

۰۳۲۱-۲۲۷۷۹۱۰

نام کتاب .... تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند
مؤلف .... جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہ
ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۳/۴۴۵ بہادر آباد کراچی

اسٹاکسٹ: **مکتبہ خلیلیہ**
دکان ۱۹، سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

دیگر ملنے کے پتے

کتب خانہ اشرفیہ .... اُردو بازار، کراچی
زم زم پبلشرز .... اُردو بازار، کراچی
کتب خانہ مظہری .... گلشن اقبال، کراچی
اقبال بک سینٹر .... صدر، کراچی
دارالاشاعت .... اُردو بازار، کراچی
اسلامی کتب خانہ .... بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ انعامیہ .... اُردو بازار، کراچی
مکتبہ عمر فاروق .... شاہ فیصل کالونی، کراچی
مکتبہ رحمانیہ .... لاہور
ادارہ اسلامیات .... لاہور
مکتبہ قاسمیہ .... لاہور
مکتبہ حرمین .... لاہور
المیزان .... لاہور
مکتبہ حقانیہ .... ملتان
مکتبہ رشیدیہ .... کوئٹہ

فہرست مضامین

واحسرتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق تعالیٰ شانہٗ نے ﴿اِجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ﴾ فرما کر اُمتِ مسلمہ کو بدگمانی جیسے گناہ سے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ بدگمانی سے دوستوں کی دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے۔ بھائی اپنے ہی بھائی کی جان کے درپے ہو جاتا ہے۔ ماں باپ اور اولاد کے درمیان محبت کے بجائے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی کے برسوں کے تعلقات ذرا سی دیر میں ختم ہو جاتے ہیں۔ معاشرے کے مختلف طبقوں میں بدگمانی کے سبب بغض و عناد اور لڑائی جھگڑے یہاں تک کہ قتال کی نوبت آجاتی ہے اور نفرتوں کی وہ آگ پیدا ہوتی ہے جو قوم کے اتحاد، محبت، یکجہتی اور اس کی طاقت و قوت کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔

افسوس! بدگمانی کے اس گناہ میں ملوث ہو کر اُمت مسلمہ بھی مختلف جماعتوں میں بٹ گئی اور کافر لوگ اپنی تمام حربی قوت اور فوجی برتری کے باوجود مسلمانوں کو وہ نقصان نہ پہنچا سکے جو مسلمانوں کو اس بدگمانی کی وجہ سے پہنچا۔

سب سے بڑی بدگمانی اور نفرت جو مسلمانوں کے درمیان پھیلائی گئی وہ بعض علمائے دیوبند پر کفر اور وہابیت کے فتوے تھے۔ اس سلسلے میں بدگمانی کا لفظ ہم نے اس لیے استعمال کیا کہ جن تحریروں پر یہ فتوے دیے گئے ان کے متعلق کبھی لکھنے والے سے فتویٰ دینے والے نے کچھ نہیں پوچھا، کوئی سوال نہیں کیا، کوئی وضاحت نہیں مانگی نہ اس سے اس کی مراد پوچھی

جیسے کہ فن افتاء کا طریقہ ہے۔ بلکہ اپنی طرف سے ان کی تحریروں کو کاٹ چھانٹ کے فتوے کے ساتھ شائع کر دیا اور سب و شتم، گالی گلوچ، بدتہذیبی اور ناشائستگی کا وہ طوفان اٹھا کہ الامان والحفیظ. ان فتاویٰ کی زبان اور شائستگی کے کچھ نمونے دیکھیے:

۱- ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی یہ سب مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان، محض باطل اور زنا خالص ہوگا اور اولاد ولد الزنا۔

(ملفوظات مولوی احمد رضا خان حصہ دوم)

۲- مرتد مرد ہو یا عورت۔ مرتدوں میں سب سے بدتر منافق ہے۔ اس کی صحبت ہزار کافروں کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے خصوصاً وہابیہ، دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خالص اہل سنت والجماعت کہتے ہیں، حنفی کہتے ہیں، چشتی، نقشبندی کہتے ہیں۔ نماز روزہ ہمارا سا کرتے ہیں۔ ہماری کتابیں پڑھتے ہیں اور اللہ اور رسول کو گالیاں دیتے ہیں یہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں۔

(احکام شریعت حصہ اوّل صفحہ ۶۱)

۳- رافضی، غیر مقلد، نیچری، وہابی، دیوبندی ان سب کے ذبیحے محض نجس مردار اور حرام ہیں اگرچہ لاکھ بار اللہ کا نام لیں یہ سب مرتد ہیں۔

(احکام شریعت حصہ اوّل)

۴- غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور جو اسکے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک

کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں ان کو کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔(حسام الحرمین)

یہ چند عبارتیں مولوی احمد رضا خان کی ہیں (اللہ ان پر رحم فرمائے) اب مشہور و معروف کتاب تجانب اہل سنت کی چند تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ مسٹر جینا (قائد اعظم محمد علی جناح) اپنے عقائدِ کفریہ قطعیہ کی بناء پر قطعاً مرتد اور خارج اَز اسلام ہے۔صفحہ ۱۲۲

۲۔ مولوی شبلی اور الطاف حسین حالی اور مشہور شاعر ڈاکٹر اقبال ان کی صلح کلیت اپنی حد سے گزر کر نیچیریت اور دہریت تک پہنچی ہوئی ہے۔صفحہ ۲۸۹

۳۔ وہابیہ، دیوبندیہ وقادیانیہ، روافض و خاکساریہ وچکڑالویہ و احراریہ وجٹادھاریہ (حسن نظامی اور ان کے مرید) آغا خانیہ وغیر مقلدین ووہابیہ نجدیہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بناء پر بحکم شریعت قطعاً اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں جو مسلمان ان میں سے کسی کی یقینی اطلاع رکھتے ہوئے ان کو مسلمان کہے یا ان کے کافر اور مرتد ہونے میں شک رکھے یا کافر اور مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی یقیناً کافر اور مرتد ہے اور اگر بے توبہ مرا تو مستحق نار ابد۔صفحہ ۲۵۳

۴۔ فرقہ احرار اشرار بھی فرقہ نیچیریہ کی ایک شاخ ہے اس ناپاک فرقے کے بڑے بڑے کتے یہ ہیں امام الخوارج مبلغ وہابیہ عبدالشکور کاکوروی، صدر مدرسہ دیوبند حسین احمد مدنی، شبیر احمد عثمانی، عطاء اللہ بخاری، حبیب الرحمٰن لدھیانوی، احمد سعید دہلوی، مفتی کفایت اللہ، عبدالغفار سرحدی گاندھی اور اس فرقے کا سرغنہ ابوالکلام آزاد ہے جو امام

الاحرار کہلاتا ہے۔صفحہ ۱۶۰

یہ اقتباسات مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''راہِ سنت'' سے لیے ہیں۔

یہ چند تحریریں بطورِ نمونہ ہم نے پیش کی ہیں جس سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ جن بزرگوں پر کفر کی تہمت لگائی گئی ہے ان کے لاکھوں کروڑوں مریدین اور محبت وعقیدت رکھنے والوں کے دل پر کیا گزری ہوگی؟ نہ صرف یہ بلکہ آج تک جب بھی ان کی کتاب شائع ہو، رسالہ ہو، جلسہ ہو، تقریر ہو، اس میں علمائے دیوبند اور ان کے عقیدت مندوں پر سب و شتم ضرور ہوگا اور ان کو بدمذہب، بدعقیدہ، گستاخ رسول اور وہابی کہنا گویا بریلوی مسلک کا ایک دینی فریضہ ہے۔جس طرح شیعہ حضرات صحابہ کو برا کہنا اپنی دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔

مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار نے علمائے بریلوی کے اس طرزِ عمل کا اظہار اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

مشغلہ ان کا ہے تفسیق مسلمانانِ ہند
ہے وہ کافر جس کو ہو ان سے ذرا بھی اختلاف

خود بریلوی مفتی شجاعت علی قادری صاحب کا بیان ہے کہ خانصاحب بریلوی کے اختلاف سے محفوظ رہنے والے کسی فقیہ کا سراغ لگانا بہت مشکل ہے۔مفتی صاحب فتاویٰ رضویہ کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے علمی ذخائر میں یہ تلاش کرنا کچھ مشکل نہیں کہ آپ نے کس کس سے اختلاف کیا ہے؟ بلکہ اصل وقت طلب کام یہ ہے کہ وہ کون سا فقیہ ہے جس سے خاں صاحب نے بالکل اختلاف نہ کیا ہو۔اگر ایسا کوئی نکل آیا تو

کے پیچھے نماز پڑھی۔

(۹) عید کی نماز کے وقت لوگوں نے جمع ہو کر مولانا شاہ اسماعیل شہید سے عرض کیا کہ امام عیدگاہ بدعتی ہے ہم اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے عید کی نماز کا بندوبست کسی دوسری جگہ کرنا چاہیے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا:

”جماعت میں تفرقہ ڈالنے والوں پر لعنت آئی ہے ہم تفرق بین المسلمین کا باعث نہیں بنیں گے۔ امام عیدگاہ ہمارے چچا شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگرد ہیں وہ یہ باتیں نفسانیت کی وجہ سے کہتے ہیں عقیدے کی بنا پر نہیں کہتے۔ (امام عیدگاہ وہ تھے جو یہ کہتے تھے کہ مولوی اسماعیل جس کو حرام کہے گا وہ میرے نزدیک حلال اور جس کو حلال کہے گا وہ میرے نزدیک حرام) ایسے مخالف کے قول کی تاویل کر کے اس کو فسادِ عقیدہ سے بچالیا۔

(۱۰) مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کو جب مولانا احمد رضا خاں کے انتقال کی خبر ملی تو آپ نے إنا لله وإنا إليه راجعون پڑھ کر فرمایا: ”فاضل بریلوی نے ہمارے بعض بزرگوں اور اس ناچیز کے بارے میں جو فتوے دیے ہیں وہ سب رسول اللہ ﷺ کی محبت کے جذبے سے مغلوب ہو کر دیے ہیں۔ اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ عند اللہ معذور اور مرحوم و مغفور ہوں گے۔ میں اختلاف کی وجہ سے بدگمانی نہیں کرتا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی شیخ الجامعہ اشرفیہ لاہور فرماتے ہیں کہ جن علماء نے ہمارے بعض بزرگوں کے متعلق کفر کے فتوے دیے ہیں، ہم ان حضرات کے بارے میں نیک گمان رکھتے ہیں اور یہ نیک گمان حسن ظن کے طور پر نہیں ہے ہماری تحقیق یہی ہے کہ یہ حضرات سچے مومن اور مسلمان ہیں چونکہ نوعیت مسلمہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شان میں

گستاخی ہمارے اور ان کے نزدیک متفقہ طور پر کفر ہے۔ ان کو بعض عبارات سے اس قسم کا وہم ہوا ہے اور انہوں نے حضور ﷺ کی محبت میں مغلوب ہو کر کہا ہے اور مجذوب ہو یا مغلوب دونوں ہی مرفوع القلم ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے حضور ﷺ کی نعت و مدحت میں اور آپ کی فضیلت اور مرتبہ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ جو عبارات بطورِ اعتراض پیش کی جاتی ہیں ملا کر پڑھی جائیں تو بات پوری طرح سمجھ میں آجاتی ہے اور کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔

قارئین حضرات! آپ کی خدمت میں علمائے دیوبند کی کچھ تحریریں جو انہوں نے اپنے مخالف مسلک کے علماء کے متعلق اپنی کتابوں میں لکھی ہیں ہم نے پیش کیں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ علمائے دیوبند اپنے مخالف کے ردِعمل میں جذبات سے مغلوب نہیں ہوتے اور تہذیب، شرافت اور شائستگی کی روش کو نہیں چھوڑتے۔ جہاں تک اختلاف کا تعلق ہے تو اختلاف کا ہونا ایک فطری امر ہے۔ انسانوں کی صورتیں، مزاج اور طبیعتیں مختلف ہیں اس لیے دین فطرت میں اس کا ہونا ضروری تھا۔ حضور ﷺ نے اختلاف کو رحمت فرمایا ہے اس لیے نفس اختلاف مذموم نہیں کیونکہ اس سے علم و حکمت کے دروازے کھلتے ہیں۔ تحقیق و تدقیق کے میدان سامنے آتے ہیں مگر ہمارے زمانے میں کچھ لوگ اختلاف کے ساتھ نفسانیت اور ذاتی بغض و عناد بھی شامل کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے فساد اور تکفیر تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور یہی چیز ہر قوم کے لیے زہر ہلاہل اور اس کی وحدت کو پارہ پارہ کر کے غیر قوموں کا محکوم اور غلام بنا دیتی ہے۔

مشہور مستشرق (Orienthlist) پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ عیسائیوں کے زوال اور